سوال

(494) بڑی قربانی سے کیا مراد ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَفَدَيْنَٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۱۰۷ ... سورة الصافات

''ہم نے ایک بڑی قربانی بطور فدیہ دے کر اسے چھڑالیا۔''

اس بڑی قربانی سے کیا مراد ہے؟ بعض لوگ اس سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی مرادلیتے ہیں، وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حافظ بن کثیر رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق متعدد اسرائیلی روایات بیان کی جاتی ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم کے بیان کے بعد کسی روایت کی ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ اس واقعہ کو ایک ''نمایاں کارنامہ ''کٹھن امتحان کے طور پر بیان کیا ہے اور ذبح عظیم کا بطور فدیہ ذکر کیا ہے البتہ حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ذبح عظیم سے مراد ایک مینڈھا تھا۔[1]

حافظ ابن کثیر رحمة اللہ علیہ نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے اسے امام احمد رحمة اللہ علیہ نے بیان کیا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آواز دی گئی کہ آپ نے اپنا خواب سچا کر دکھایا ہے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا سینگوں اور سرمگیں آنکھوں والا مینڈھا ذبح ہوا پڑا ہے۔[2]

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم بھی قربانی کے لیے مینڈھوں کی یہی قسم تلاش کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ ایک طویل روایت ہے جس سے محدثین کرام نے کئی ایک مسائل کو مستنبط کیا ہے، ہمارے نزدیک ذبح عظیم سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ مرادلینا ایک خاص مکتب فکر کے حاملین کا کشید کردہ مسئلہ ہے، احادیث میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے، اس کے خلاف واقعہ ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت اور شہادت سے ہزاروں سال پہلے ذبح عظیم کا واقعہ ہوچکا تھا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] البدایہ والنہایہ، ص: ۱۴۹، ج۴۔

[2] مسند امام احمد، ص: ۲۹۷، ج ۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:412

محدث فتویٰ